© rasailojaraid.com

اک ایسی بھی فضائے لامکاں میں شمع ہے جس سے یہ ظلمت خانۂ ہستی سراسر نور ہے ساقی
دلوں کے مندروں میں خاک شمع عشق روشن ہو کہ تاریکی سے دنیائے خرد معمور ہے ساقی
یہ مانا کائنات رنگ و بو میں تیرے جلوے ہیں تو پھر چشم تماشا بیں سے کیوں مستور ہے ساقی
منور بارش انوار سے کر کعبۂ دل کو کہ یہ رشک فروغ جلوۂ صد طور ہے ساقی

نہ ٹھکرا جان کر دیوانۂ مجذوب جوہر کو
کہ یہ اپنی صدی کا سرمد و منصور ہے ساقی

جی چاہتا ہے

از جناب شعیب حزیں صاحب بی اے

کہانی سنانے کو جی چاہتا ہے تمہیں بھی رلانے کو جی چاہتا ہے
حجابات اٹھانے کو جی چاہتا ہے نظر آزمانے کو جی چاہتا ہے
گرے برق میرے نشیمن سے بچ کر گلستاں جلانے کو جی چاہتا ہے
تمہیں یاد کر کے بہت خوش ہوئے ہیں تمہیں بھول جانے کو جی چاہتا ہے
حسیں آنکھ میں چند آنسو ہیں لرزاں یہ موتی چرانے کو جی چاہتا ہے
محبت دو عالم کا حاصل ہے مانا محبت لٹانے کو جی چاہتا ہے
تمنا، تجلی، نگاہیں، نظارے یہ جھگڑے مٹانے کو جی چاہتا ہے
بہت روز طوفاں کی موجوں سے کھیلے بس اب ڈوب جانے کو جی چاہتا ہے

انھیں میرے رونے سے شکوہ ہے شاید
حزیں مسکرانے کو جی چاہتا ہے

© rasailojaraid.com